43252 ـ خاوند كى فضيلت اور اسے نگران بنانے كا سبب

سوال

ميں ايك مسلمان لڑكى ہوں ميں نے خاوند كے حقوق كے متعلق علماء كرام سے بہت سنا ہے اور پڑھا بھى ہے كہ اسے بيوى پر فضيلت حاصل ہے، اور بہت سارى احاديث پڑھى ہيں جن ميں عورت كا اپنے خاوند كى نافرمانى كرنے پر بہت شديد وعيد آئى ہے.
ان شاء اللہ جب ميرى شادى ہوگى تو ميں اللہ اور اس كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم كے حكم كى پابندى كرونگى، ليكن اگر ميرے ليے سوال كرنا جائز ہو تو ميرا ايك سوال ہے اور وہ سوال اكثر عورتوں كے ذہن ميں گھومتا رہتا ہے ليكن وہ دريافت كرنے سے شرما جاتى ہيں كہ كہيں انہيں جاہل اور گنوار نہ كہا جائے، يا پھر يہ تہمت نہ لگ جائے كہ وہ اللہ اور اس كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم كے حكم كا انكار كر رہى ہيں.
سوال يہ ہے كہ خاوند كو كيا فضيلت حاصل ہے جس كى بنا پر اسے عورتوں سے زيادہ حقوق حاصل ہيں ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

خاوند كے بيوى پر زيادہ حقوق تو شريعت اسلاميہ نے مقرر كيے ہيں جيسا كہ فرمان بارى تعالى ہے:

اور ان عورتوں كے بھى ويسے ہى حقوق ہيں جس طرح ان عورتو پر (خاوند كے حقوق) ہيں اچھے طريقہ كے ساتھ اور مردوں كو ان عورتوں پر فضيلت حاصل ہے، اور اللہ تعالى غالب و حكمت والا ہے البقرة (228).

اور ايك دوسرے مقام پر ارشاد ربانى ہے:

مرد عورتوں پر حاكم ہيں اس ليے كہ اللہ تعالى نے ايك كو دوسرے پر فضيلت دى ہے، اور اس وجہ سے كہ مردوں نے اپنے مال خرچ كيے ہيں، پس نيك و صالح فرمانبردار عورتيں خاوند كى عدم موجودگى ميں اللہ كى حفاظت سے نگہداشت ركھنے والياں ہيں، اور جن عورتوں كى نافرمانى اور بددماغى كا تمہيں خوف ہو انہيں نصيحت كرو، اور انہيں الگ بستروں پر چھوڑ دو اور انہيں ہلكى مار كى سزا دو پھر اگر وہ تابعدارى كريں تو ان پر كوئى راہ تلاش نہ كرو، بے شك اللہ تعالى بڑى بلندى والا اور بڑائى والا ہے النساء (34).

اور رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" اگر ميں كسى اللہ كے علاوہ كسى اور كے ليے سجدہ كرنے كا حكم ديتا تو عورت كو حكم ديتا كہ وہ اپنے خاوند كو سجدہ كرے، اس ذات كى قسم جس كے ہاتھ ميں ميرى جان ہے عورت جب تك اپنے خاوند كا حق ادا نہيں كرتى اس وقت تك وہ اپنے پروردگار كا حق ادا نہيں كرسكتى، اور اگر خاوند اسے بلائے اور عورت اونٹ كے پالان پر بھى ہو تو وہ ضرور آئے "

سنن ابن ماجہ حديث نمبر (1853) علامہ البانى رحمہ اللہ نے اسے صحيح ابن ماجہ ميں صحيح قرار ديا ہے.

القنب كا معنى چھوٹا سا پالان ہے جو اونٹ پر ركھا جاتا ہے.

اس كے علاوہ اور بھى بہت سارى نصوص ملتى ہيں.

اور اس كى حكمت اللہ سبحانہ و تعالى نے بيان كرتے ہوئے فرمايا ہے:

اس ليے كہ اللہ نے ايك كو دوسرے پر فضيلت دى ہے اور اس ليے كہ مردوں نے اپنے مال خرچ كيے ہيں .

تو يہ فضيلت اللہ كا فيصلہ ہے اور تقدير ہے، اور پھر اللہ سبحانہ و تعالى جو كرے اسے كوئى پوچھنے والا نہيں، ليكن وہ اللہ سب سے پوچھے گا، پھر اس ليے بھى كہ مرد اپنے بيوى بچوں پر خرچ كرتا ہے، اور اس خرچ كے ليے روزى بھى كما كر لاتا ہے.

ابن كثير رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" قولہ تعالى:

" مردوں كو ان عورتوں پر فضيلت حاصل ہے "

يعنى خلقت اور اخلاق اور مقام و مرتبہ اور اطاعت اور نان و نفقہ كے اخراجات اور دوسرى مصلحت والے امور سرانجام دينے اور دين و دنيا ميں اسے فضيلت حاصل ہے، جيسا كہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

مرد عورتوں پر حاكم ہيں اس ليے كہ اللہ تعالى نے ايك كو دوسرے پر فضيلت دى ہے، اور اس ليے كہ مردوں نے اپنے مال خرچ كيے ہيں " اھـ

ديكھيں: تفسير ابن كثير (1 / 363).

اور ايك مقام پر رقمطراز ہيں:

" اللہ تعالی کا فرمان ہے:

مرد عورتوں پر حاکم ہیں "

یعنی مرد عورت پر نگران ہے یعنی وہ اس کا رئیس اور سردار اور اس کا بڑا اور اس پر حکمران ہے اگر ٹیڑھی ہو جائے تو وہ اسے سیدھا کرنے والا ہے.

" اس لیے کہ اللہ نے ایك کو دوسرے پر فضیلت دی ہے "

یعنی اس لیے کہ مرد عورتوں سے افضل ہیں، اور آدمی عورت سے بہتر ہے، اسی لیے نبوت مردوں کے ساتھ مخصوص تھی، اور اسی طرح بادشاہی بھی کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" وہ قوم ہرگز فلاح و کامیابی حاصل نہیں کر سکتی جس کی سردار اور بادشاہ عورت بن جائے "

اسے امام بخاری نے عبد الرحمن بن ابی بکرۃ کے طریق سے روایت کیا ہے.

اور اسی طرح قضاء اور قاضی و جج کا منصب بھی عورت کو نہیں مل سکتا.

" اور اس لیے کہ مردوں نے اپنے مال خرچ کیے ہیں "

یعنی عورتوں کو مہر دیا اور ان کا نان و نفقہ برداشت کیا جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کتاب وسنت میں مردوں پر واجب کیا ہے.

اس لیے فی نفسہ مرد عورت سے افضل و بہتر ہے، لہذا مناسب تھا کہ مرد ہی عورت کا نگران مقرر ہو جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے فرمایا ہے:

" اور مردوں کو ان عورتوں پر فضیلت حاصل ہے "

علی بن ابو طلحہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ:

" مرد عورتوں پر فضیلت رکھتے ہیں "

یعنی وہ عورت پر امیر ہیں عورت اس کے حکم کی اطاعت کریگی، اور بیوی کی اطاعت یہ ہے کہ بیوی اپنے خاوند کے گھر اور بچوں کی محسن ہو، اور خاوند کے مال کی حفاظت کرنے والی ہو " اھـ

دیکھیں: تفسیر ابن کثیر (1 / 653).

امام بغوی رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں رقمطراز ہیں:

قولہ تعالی:

اس لیے کہ اللہ تعالی نے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے .

یعنی مردوں کو عورتوں پر عقل اور دین اور ولایت میں زیادتی کی بنا پر فضیلت دی ہے.

اور ایک قول یہ ہے کہ: گواہی میں مردوں کو عورتوں پر فضیلت دی ہے، اس لیے کہ فرمان باری تعالی ہے:

اور اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں .

اور ایک قول یہ بھی ہے کہ: مردوں کو جہاد کے ساتھ فضیلت دی گئی ہے.

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ: جمعہ اور جماعت جیسی عبادات کی بنا پر مردوں کو عورتوں پر فضیلت دی گئی ہے.

اور ایک قول یہ بھی ہے کہ: مرد کو ایک ہی وقت میں چار عورتوں سے نکاح کی اجازت ہے، لیکن اس کے مقابلہ میں عورت کو ایک ہی وقت میں صرف ایک ہی خاوند سے نکاح کی اجازت ہے.

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ: طلاق مرد کے ہاتھ میں ہوتی ہے اس لیے مرد کو فضیلت حاصل ہے، اور ایک قول میں وراثت کی بنا پر اسے فضیلت والا قرار دیا گیا ہے.

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ: مرد کو دیت کی بنا پر فضیلت حاصل ہے، اور ایک قول یہ بھی ہے کہ: مرد کو نبوت کی بنا پر عورت پر فضیلت حاصل ہے "

دیکھیں: تفسیر بغوی (2 / 206).

اور بیضاوی رحمہ اللہ اپنی تفسیر میں کہتے ہیں:

" مرد عورتوں پر نگران ہیں "

وہ ان پر اس طرح کی ولایت رکھتے ہیں جس طرح حکمران اپنی رعایا پر، اس کی دو وجوہات ہیں:

ایک وجہ تو کسبی ہے، اور دوسری وہبی:

چنانچہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اس لیے کہ اللہ تعالی نے ایك کو دوسرے پر فضیلت دی ہے .

اس کا سبب یہ ہے کہ اللہ تعالی نے مردوں کو کمال عقل اور حسن تدبیر میں عورتوں پر فضیلت عطا کی ہے، اور انہیں اعمال و اطاعات میں مزید قوت سے نوازا ہے، اسی لیے مردوں کو ہی نبوت و امامت اور حکمرانی و شعار میں خاص رکھا گیا، اور گواہی و معاملات اور جھاد و جمعہ کا وجوب بھی مردوں کے ساتھ مخصوص ہے.

اور اسی طرح وراثت میں مرد کو زیادہ حصہ حاصل ہے اور طلاق بھی مرد کے ہاتھ ہی میں رکھی گئی ہے.

اور اس لیے کہ مردوں نے اپنے مال خرچ کیے ہیں "

یعنی عورتوں کے ساتھ نکاح میں ان کے مہر ادا کر کے اور ان کا نان و نفقہ دے کر " انتہی

دیکھیں: تفسیر البیضاوی (2 / 184).

حاصل یہ ہوا کہ: آیت میں مذکور ان دو اسباب کی بنا پر مرد کو بہت زیادہ نگرانی کا حق حاصل ہے، اور ان میں سے ایك سبب تو اللہ کی جانب سے ہبہ کردہ ہے، وہ یہ کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے مردوں کو عورتوں پر فضیلت عطا کی ہے.

اور دوسرا سبب کسبی ہے وہ مرد اپنی کمائی سے حاصل کرتا ہے جو کہ اپنی بیوی پر مال خرچ کر کے اسے حاصل ہوتا ہے.

واللہ اعلم .